احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 2 دسمبر 2013ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 2 دسمبر 2013ء 27 محرم 1435 ہجری 2 فتح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 272

پاک اور ناپاک

اور پاک ملک (وہ ہوتا ہے کہ) اس کا سبزہ اس کے رب کے اذن سے (پاک ہی) نکلتا ہے اور جو ناپاک ہو (اس میں) کچھ نہیں نکلتا مگر ردی (چیز)۔ اسی طرح ہم نشانات کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کی خاطر جو شکر کیا کرتے ہیں۔

(سورۃ الاعراف آیت 59)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف تقویٰ ہی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی اس کی علت غائی ہے اگر انسان تقویٰ اختیار نہ کرے تو اس کی نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہو سکتی ہیں چنانچہ اس کی طرف اشارہ کر کے سعدی کہتا ہے۔

کلید در دوزخ است آں نماز
کہ در چشم مردم گذاری دراز

ریاء الناس کے لئے خواہ کوئی کام بھی کیا جاوے اور اس میں کتنی ہی نیکی ہو وہ بالکل بے سود اور الٹا عذاب کا موجب ہو جاتا ہے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانے کے فقراء خدا تعالیٰ کے لئے عبادت کرنا ظاہر کرتے ہیں مگر دراصل وہ خدا کے لئے نہیں کرتے بلکہ مخلوق کے واسطے کرتے ہیں انہوں نے عجیب عجیب حالات ان لوگوں کے لکھے ہیں وہ بیان کرتے ہیں۔ ان کے لباس کے متعلق لکھا ہے کہ اگر وہ سفید کپڑے پہنتے ہیں تو یہ سمجھتے ہیں کہ عزت میں فرق آئے گا اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر میلے رکھیں گے تو عزت میں فرق آئے گا اس لئے امراء میں داخل ہونے کے واسطے یہ تجویز کرتے ہیں کہ اعلیٰ درجہ کے کپڑے پہنیں مگر ان کو رنگ لیتے ہیں ایسا ہی اپنی عبادتوں کو ظاہر کرنے کے لئے عجیب عجیب راہیں اختیار کرتے ہیں مثلاً روزہ کے ظاہر کرنے کے واسطے وہ کسی کے ہاں کھانے کے وقت پر پہنچتے ہیں اور وہ کھانے کے لئے اصرار کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ آپ کھایئے میں نہیں کھاؤں گا مجھے کچھ عذر ہے اس فقرہ کے یہ معنے ہوتے ہیں مجھے روزہ ہے اس طرح پر حالات ان کے لکھے ہیں پس دنیا کی خاطر اور اپنی عزت اور شہرت کے لئے کوئی کام کرنا خدا تعالیٰ کی رضامندی کا موجب نہیں ہو سکتا اس زمانہ میں بھی دنیا کی ایسی ہی حالت ہو رہی ہے ہر ایک چیز اپنے اعتدال سے گر گئی ہے عبادات اور صدقات سب کچھ ریاکاری کے واسطے ہو رہے ہیں اعمال صالحہ کی جگہ چند رسوم نے لے لی ہے اس لئے رسوم کے توڑنے سے یہی غرض ہوتی ہے کہ کوئی فعل یا قول قال اللہ اور قال الرسول کے خلاف اگر ہو تو اسے توڑا جائے۔ جبکہ ہم (۔) کہلاتے ہیں اور ہمارے سب اقوال اور افعال اللہ تعالیٰ کے نیچے ہونے ضروری ہیں پھر ہم دنیا کی پروا کیوں کریں؟ جو فعل اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو اس کو دور کر دیا جاوے اور چھوڑا جاوے جو حدود الٰہی اور وصایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہوں ان پر عمل کیا جاوے کہ احیاء سنت اسی کا نام ہے اور جو امور وصایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے خلاف نہ ہوں یا اللہ تعالیٰ کے احکام کے خلاف نہ ہوں اور نہ ان میں ریاکاری مدنظر ہو بلکہ بطور اظہار شکر اور تحدیث بالنعمۃ ہو تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں۔

(ملفوظات جلد دوم ص390)

ہجرت کی برکت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے ہجرت کی ہے تو جو اس وقت سلوک ہوا تھا اس سلوک کی کچھ جھلکیاں ہم نے اس ہجرت کے وقت بھی دیکھیں اور جس سے ہمارے ایمانوں کو مزید تقویت پہنچی ہمارے ایمان مزید مضبوط ہوئے۔ پھر یہاں پہنچ کر بیرونی ممالک میں جماعتوں کو مشنوں کو منظم کرنے کا کام بہت وسعت اختیار کر گیا۔ اور اسی طرح دعوت الی اللہ کا کام بھی بہت وسیع ہو گیا۔ اور پھر لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں جماعت میں داخل ہونا شروع ہو گئے، پھر ایم ٹی اے کا اجراء ہوا، ایک ملک میں تو پلان تھا کہ یہاں خلیفۃ المسیح کی آواز کو روک دیا جائے لیکن ایم ٹی اے نے تمام دنیا میں وہ آواز پہنچا دی اور دشمن کی تدبیریں پھر ناکام ہو کر ان پر لوٹ گئیں۔ پہلے تو (بیت) اقصیٰ ربوہ میں خلیفۃ المسیح کا خطبہ سنتے تھے اب ہر شہر میں، ہر گاؤں میں، ہر گھر میں یہ آواز پہنچ رہی ہے۔ پھر افریقہ میں خدمت انسانیت کے کام کو اس دور میں بڑی وسعت دی گئی۔ غرض کہ ایک انتہائی ترقی کا دور تھا اور ہر روز جو دن چڑھ رہا تھا وہ ایک نئی ترقی لے کر آ رہا تھا۔ دشمن خیال کرتا ہے یا انسان اپنی سوچ سے بعض اوقات سوچتا ہے کہ یہاں انتہاء ہو گئی اور اب اس سے زیادہ ترقی کیا ہو گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ ایسے نظارے دکھاتا ہے کہ انسان کی سوچ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی''۔

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 350)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مکرم آصف محمود بٹ صاحب

مورو گورو تنزانیہ میں امن کانفرنس

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کے ریجن مورو گورو کو مورخہ 7۔اپریل 2013ء کو بمقام جامعہ احمدیہ ایک امن کانفرنس کے انعقاد کی توفیق ملی۔

پروگرام کا آغاز ساڑھے چار بجے لوائے احمدیت اور ملکی پرچم لہرانے کی تقریب سے ہوا۔ امیر و مشنری انچارج تنزانیہ محترم طاہر محمود چوہدری صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا، جبکہ تنزانیہ کا پرچم ریجنل کمشنر محترم Joel Bendera صاحب نے لہرایا۔ اس خوبصورت لمحہ کو مختلف ٹی وی چینل نے ریکارڈ کیا اور بعد میں اپنی نشریات میں دکھایا۔

امن کے موضوع پر اجلاس کا باقاعدہ آغاز امیر صاحب تنزانیہ اور سرکاری مہمان ریجنل کمشنر آف مورو گورو کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم اور اس کے سواحیلی ترجمہ سے ہوا۔ پہلی تقریر مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے امن و سلامتی، اخوت و محبت اور باہمی رواداری کے موضوع پر کی۔

دوسری تقریر محترم بکری عبیدی کلوٹا صاحب نے امن عالم کے موضوع پر کی۔ اس تقریر کے بعد بعض سرکاری مہمانان کی مختصر تقاریر ہوئیں جن میں بعض سرکاری اور مذہبی لیڈران بھی شامل تھے۔ بعض خصوصی مہمانان کے اسماء جنہوں نے تقاریر کیں، درج ذیل ہیں۔

میئر آف مورو گورو مکرم امیر نونڈو صاحب، نائب میئر مورو گورو، مورو گورو کے دو کونسلرز، پادری آف رومن کیتھولک، پنڈت آف ہندومت۔

کانفرنس کے آخر پر ریجنل کمشنر صاحب نے تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ کو اس کامیاب امن کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ کانفرنس تمام مذاہب کے لوگوں کے لئے قابل تقلید مثال ہے۔ اور دوسرے مذاہب اور تنظیموں کو بھی جماعت احمدیہ کی پیروی کرتے ہوئے اس طرح کے پروگرام کرنے چاہئیں اور جماعت کے ماٹو 'محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں' کے مطابق زندگیاں گزارنی چاہئیں۔

امن کانفرنس کے اختتام پر محترم امیر صاحب نے مہمان خصوصی اور بعض دوسرے معزز مہمانان کو جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا جس کے بعد آپ نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ اختتامی دعا کے بعد تمام شاملین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

بک سٹال اور تراجم

قرآن کی نمائش

امن کانفرنس کے دن بک سٹال اور قرآن مجید کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔ ہر آنے والا مہمان اس نمائش کو دیکھتے ہوئے گزرتا تھا۔ تمام شاملین جلسہ اور امن کانفرنس نے اس سٹال کا وزٹ کیا۔ خاص طور پر ریجنل کمشنر، ڈسٹرکٹ کمشنر اور میئر صاحبان کو سٹال کا وزٹ کروایا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام افراد کو جماعتی تعارف پر مشتمل پمفلٹس اور امن کے موضوع پر پمفلٹس جو سواحیلی زبان میں تیار کئے گئے تھے تحفۃً دیئے گئے۔

میڈیا کوریج

امن کانفرنس کو خدا تعالیٰ کے فضل سے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے زبردست کوریج دی۔ لاکھوں افراد تک جماعت کا تعارف اور پیغام بڑے وسیع پیمانہ پر پہنچا۔ ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندگان نے امن کانفرنس میں شرکت کی اور کارروائی کو ریکارڈ کیا۔ تنزانیہ کے دو بڑے ملکی اخبارات Mwananchi, Habari leo، چار ریڈیوز Radio One, Radio Abood، Radio T.B.C. Radio Uhuru تین ٹی وی چینلز T.V. Aboo, Channel 10, I.T.V. نے نیوز شائع کیں۔

تنزانیہ کے معروف سواحیلی اخبار Habari leo نے لوائے احمدیت اور تنزانیہ کے جھنڈے کے لہرانے کی تقریب کی شاندار تصویر شائع کی۔ اور لکھا کہ جماعت احمدیہ نے اپنے جلسے میں تمام مذہبی راہنماؤں کو پیار و محبت اور امن و سلامتی کے قیام کی تلقین کی ہے۔ اور کہا ہے کہ وہ اپنی اپنی مذہبی کتابوں کے مطابق لوگوں میں باہمی اخوت و محبت اور امن و آشتی پھیلانے کی کوشش کریں۔ اخبار نے لکھا کہ یہی جماعت ہے جو ہر سال اس مقصد کے لئے مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو ایک جگہ جمع کرتی ہے تا سب مل کر ملک اور دنیا میں امن و امان کی فضا کے قائم کرنے کے لئے کوششیں کرتے رہیں۔ اس کانفرنس کا مرکزی نکتہ بھی 'محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں' تھا۔ اخبار نے کانفرنس میں خطاب کرنے والے عیسائی پادری مکرم Nicholas Myanga صاحب کے حوالے سے لکھا کہ مذہبی راہنما معاشرے میں نفرت و اختلاف پیدا کرنے کی بجائے امن و محبت کا درس دیں کہ یہی چیز امن کے مستقل قیام کا بنیادی ذریعہ ہے۔ اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ تنزانیہ کے امیر مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب نے حاضرین جلسہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ باہمی پیار و محبت سے ہی ہم ایک پر امن اور خوبصورت معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں۔

پورے تنزانیہ میں دیکھے جانے والے ٹی وی چینل ITV اور Channel 10 نے امن کانفرنس کو بھرپور کوریج دی نیز ریجنل ٹی وی چینل Abood نے بھی امن کانفرنس کی خبر تفصیلی طور پر ایک ہفتہ میں چار مرتبہ دکھائی۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے 165 غیراز جماعت احباب شامل ہوئے اور کل حاضری 276 رہی۔

آخر پر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر کوششوں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، کانفرنس کے دوررس اثرات ظاہر فرمائے اور احمدیت کو ساری دنیا پر جلد کامل غلبہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 25/اکتوبر 2013ء)

استغفار

اے خُدا میری نگہبانی پہ رکھ اُس آنکھ کو
اُونگھ ہے جس میں نہ کوئی نیند ہے
اُس حصارِ عافیت میں مجھ کو لے
جو رسائی سے ہر اِک دشمن کی کوسوں دُور ہو

اَن گنت فضلوں سے گو تو نے نوازا ہے مجھے
شُکر عرشیؔ سے نہ ہو پایا مگر مالک ترا
آزمائش میں کیا تو نے کبھی گر مبتلا
صبر کرنے میں بڑی کوتاہیاں مجھ سے ہوئیں

میری صبر و شکر کی کوتاہیوں کے باوجود
تیرے فضلوں میں کمی آئی نہیں میرے خدا
تو نے دیکھا مجھ کو پیہم معصیت میں مبتلا
مجھ کو پر مخلوق میں رُسوا نہیں ہونے دیا

پردہ داری تو نے اے ستار ہر پل کی مری
روزِ محشر بھی اسی پردے کی ہوں اُمیدوار
اے مرے محسن مرے پروردگار
حمد تیرے واسطے، تیرے پیمبر پر سلام
دین و دنیا میں بہت کافی فقط تیرا ہی نام

ارشاد عرشی ملک

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ نیوزی لینڈ

(29)

بیت المقیت کی تقریب افتتاح۔ مہمانوں کے ایڈریسز۔ حضور انور کا خطاب اور اخباری انٹرویو

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

2 نومبر 2013ء

(حصہ اول)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے بیت المقیت تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس اور دنیا کے مختلف ممالک کی جماعتوں کی طرف سے موصول ہونے والی فیکسز ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

تقریب افتتاح

آج بیت المقیت کے افتتاح کے حوالہ سے بیت کے احاطہ میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں 107 مہمان شامل ہوئے۔

ان شامل ہونے والے مہمانوں میں!

☆Hon. Judith Collins
منسٹر آف Ethnic Affairs
☆Hon. Louise Wall
ممبر پارلیمنٹ
☆Hon. Kulwant Sing Bakshi
ممبر پارلیمنٹ
☆Mr. Dame Susan Devoy
چیف ریس ریلیشنز کمشنر
☆Mr. David Rutherford
چیف ہیومن رائٹس کمشنر
☆Mr. Ataur Rahman
بنگلہ دیش ہائی کمشنر
☆Dr. Hon. Richard Worth
آنریری کونسل Monaco
☆Mr. Ruth Cleaver
چیئرمین آک لینڈ انٹرفیتھ
☆Mr. Rohan Jaduram
Race Relation Advisor
☆Mr. Jordan Samuela
NZ First-In Place of Asenati
☆Mr. Rev Nick Frater
Baptist Ministers
☆Mr. Rev Bruce Keeley
All Saints Church
☆Venkat Raman
Indian Newslink
☆Jeet Sauchdev
چیئرمین بھارتیہ سماج

اور مختلف حکومتی اداروں کے افراد، ہیومن رائٹس کے نمائندے، ماؤری قبائل کے افراد، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور وکلاء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل تمام مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

گیارہ بجے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے تو تمام مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم اعجاز احمد خان صاحب نے کی۔ بعد ازاں اس کا Maori اور انگریزی زبان میں ترجمہ، ماؤری احمدی نوجوان ابوبکر Mathew Howell نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم محمد اقبال صاحب نیشنل صدر جماعت نیوزی لینڈ نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

ماؤری میں ترجمہ قرآن

بعد ازاں مکرم شکیل احمد منیر صاحب نے ماؤری (Maori) زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کا تعارف پیش کیا۔

مکرم شکیل احمد منیر صاحب کو ماؤری زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی سعادت عطا ہوئی ہے۔ آپ 1988ء میں جب آسٹریلیا میں بحیثیت امیر جماعت آسٹریلیا خدمات بجا لا رہے تھے تو آپ نے ماؤری زبان سیکھنی شروع کی تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس اعلیٰ معیار کی زبان سیکھی کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی توفیق پائی اور یہ مکمل ترجمہ امسال شائع ہوا ہے۔

مہمانوں کے ایڈریس

بعد ازاں آنے والے مہمانوں میں سے بعض نے ایڈریسز پیش کئے۔

سب سے پہلے آنریبل Judith Collins منسٹر فار Ethnic Affairs نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

آج میں عزت مآب مرزا مسرور احمد صاحب کو اپنے خوبصورت ملک میں آمد پر خوش آمدید کہتی ہوں۔ (بیت) کی تعمیر اور قرآن کریم کا ماؤری زبان میں ترجمہ یقیناً آپ کی جماعت کی ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ میں اس کامیابی پر آپ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ آپ کی امن اور ایک دوسرے کے احترام کی روایات بہت نمایاں ہیں بالخصوص جب آپ نیوزی لینڈ کے معاشرہ کے فعال حصہ بنتے ہیں اور معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

موصوفہ نے کہا کہ (بیت) کی تعمیر اور قرآن کریم کا ماؤری زبان میں ترجمہ آپ کے لئے باعث فخر ہے۔ میں ایک خلیفۃ المسیح کا استقبال کرتے ہوئے انہیں خوش آمدید کہتی ہوں۔

اس کے بعد David Rutherford چیف ہیومن رائٹس کمیشن نے اپنے ایڈریس میں کہا:

میں عزت مآب خلیفۃ المسیح کو نیوزی لینڈ آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں اور نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں اور آج اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ ماؤری (Maori) زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ نیوزی لینڈ کے لئے ایک عظیم تحفہ ہے۔ یہ ترجمہ آپ کے اس اعلان اور اس خواہش کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ سب لوگ باہم مل جل کر امن سے رہیں۔

امن کے قیام اور امن کے فروغ کے لئے کوئی کلمات اس سے بہتر نہیں ہو سکتے جو آپ کی جماعت پڑھتی ہے یعنی محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں Love For All Hatred For None

بعد ازاں Reverend Bruce Keeley جو Anglican Priest ہیں نے اپنے ایڈریس میں کہا:

میں عیسائی کمیونٹی کی طرف سے قرآن کریم کے ماؤری ترجمہ کی اشاعت اور (بیت) کے افتتاح پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ یقیناً ایک تاریخی موقع ہے۔ ہم سب کو لازماً امن کے فروغ کی کوشش کرنی چاہئے۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ اس اہم فریضہ کو ادا کر رہی ہے۔

اس کے بعد کونسلیٹ آف Monaco ڈاکٹر رچرڈ Worth نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ یہ میرے لئے انتہائی اعزاز کی بات ہے کہ میں آج اس جگہ موجود ہوں جو آپ کی جماعت کے لئے ایک مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ میں خلیفۃ المسیح کو یہاں آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہم سب کو اس (بیت) اور اس کمیونٹی کا ساتھ دینا چاہئے جو یہاں اس ملک میں امن کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ہم آپ کی تائید کرتے ہیں۔

اس کے بعد گیارہ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور نے اس تقریب سے خطاب فرمایا۔

حضور انور کا خطاب

آج احمدیہ...... جماعت نیوزی لینڈ کے لئے بہت خوشی کا دن ہے کیونکہ یہ اپنی پہلی (بیت) کا افتتاح کر رہے ہیں۔

قبل اس کے کہ میں (بیوت) کے مقاصد اور (مومنوں) کے لئے ان کی اہمیت کے بارے میں کچھ بتاؤں، میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ تمام مہمانان کرام کا شکریہ ادا کروں کہ جنہوں نے ہماری دعوت قبول کی۔

مذہبی فرق کے باوجود آپ کا یہاں (بیت) کے افتتاح پر تشریف لانا آپ کی روشن خیالی اور کھلے ذہنوں کی عکاسی کرتا ہے۔ یقیناً یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ آپ نیوزی لینڈ کو ایسا ملک بنانا چاہتے ہیں جہاں تمام مذاہب مل جل کر رہ سکیں اور ترقی کر سکیں اور آپ چاہتے ہیں کہ قطع نظر اس کے کہ کسی شخص کا مذہب کیا ہے، اُسے ملک کے شہری ہونے کے ناطے برابر کے حقوق دیئے جائیں۔ یہ ایک ازلی ابدی حقیقت ہے کہ مذہب کا تعلق انسان کے دل سے ہے اور کسی کے دل کو مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کسی مخصوص مذہب پر ایمان لائے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دین کے معاملات میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہئے۔ مزید یہ کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ ان کا کام صرف اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ اس کے بعد ہر ایک اس پیغام کو قبول کرنے یا رد کرنے میں آزاد تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید یہ کہ ہجرت مدینہ کے بعد آنحضرت ﷺ سربراہ حکومت منتخب ہو گئے۔ اس حیثیت میں بھی آنحضرت ﷺ نے یہودیوں سے معاہدہ کیا جس کے مطابق انہیں مدینہ میں رہتے ہوئے اپنی شریعت کے مطابق فیصلے کروانے کی اجازت تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آزادیٔ مذہب کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کے مصمم ارادہ کی ایک اور مثال پیش کرتا ہوں۔ اپنے آبائی وطن مکہ، جہاں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم 13 سال تک مسلسل بہیمانہ مظالم کا سامنا کرتے رہے، میں فاتحانہ انداز میں واپسی پر آنحضرت ﷺ کا نمونہ حقیقی طور پر مثالی تھا۔

جو کفار یہ مظالم کرتے رہے آنحضرت ﷺ نے نہ صرف ان سب کو معاف فرما دیا بلکہ فتح کے باوجود آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ اب تمام لوگ اسلامی سلطنت کے تحت رہیں گے لیکن کسی بھی شخص کو مسلمان بنانے کے لئے کسی بھی طور مجبور نہ کیا جائے گا۔ درحقیقت مکہ کے بعض غیر مسلم سرداروں نے کہا تھا کہ اگر مکہ میں رہنے کا مطلب یہ ہے کہ انہیں اسلام قبول کرنا پڑے گا تو وہ شہر چھوڑ دیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے جواباً یہ اعلان فرمایا کہ وہ اپنے مذہب پر عمل کرنے میں آزاد ہیں اور ان پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا اور نہ ہی انہیں کسی طور مجبور کیا جائے گا۔ لہٰذا دینی معاملات میں قطعاً کوئی جبر نہ تھا، یقیناً بعض قوانین سلطنت کے انتظامی امور چلانے کے لئے بنائے گئے تھے لیکن تمام لوگ ان قوانین کے یکساں طور پر پابند تھے۔

اور اسی وجہ سے میں آج نیوزی لینڈ کے لوگوں، حکومت اور ان تمام افراد کا جو آج یہاں موجود ہیں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ہمیں یہ موقع فراہم کیا، اس (بیت) کو تعمیر کرنے کی اجازت دی اور ہماری خوشی میں شامل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

شکریہ کے یہ جذبات یقیناً دل کی آواز ہیں اور میرے لئے یہ شکریہ ادا کرنا اور بھی زیادہ اہم ہو جاتا ہے کیونکہ میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص انسان کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر گزار نہیں ہوسکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارا اعتقاد ہے کہ یہ (بیت) خدا کا گھر ہے۔ یہ اکٹھے با جماعت ہو کر اس کی عبادت کرنے کی جگہ ہے۔ اور جب ہم اس مقصد کے تحت اس (بیت) میں جمع ہوں گے تو ہم صرف خدا تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کریں گے کہ اس نے ہمیں اس (بیت) کی تعمیر کرنے کی توفیق دی بلکہ ہمارے دلوں میں اس علاقے کے لوگوں کی بھی بہت خوب قدر ہوگی۔ یہ لوگ ہمارے شکریہ کے لائق ہیں کیونکہ انہوں نے اس دور میں (بیت) کی تعمیر کی اجازت دی جب کہ بعض انتہا پسند (-) گروہوں کے اعمال نے دنیا کے اکثر حصہ میں (-) کا خوف پیدا کر دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

(دین) کا خوف اس لئے پیدا ہوا ہے کہ بعض غیر (-) کو (-) کی حقیقی تعلیمات سے شناسائی نہیں ہے اور اس لئے ان کے خیالات انتہا پسند (-) گروہوں کے قابل نفرت اعمال کی غیر معمولی تشہیر سے متاثر ہیں اور شاید اسی وجہ سے وہ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی علاقہ میں (بیت) بنے گی تو وہ فتنہ اور بدامنی کا مرکز ثابت ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں بڑے واضح انداز میں بتاتا ہوں کہ (بیت) کا یہ نظریہ کلیۃً غلط ہے۔ (بیت) عربی زبان کا لفظ ہے جسے انگریزی میں Mosque کہتے ہیں۔ (بیت) کا لغوی مطلب ہے کہ ایسی جگہ جہاں لوگ سجدہ کرتے ہیں، یعنی وہ خدا کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ خدا کے سامنے سجدہ ریز ہونا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس خدا کی عبادت کی جائے اور اس کے تمام احکامات پر عمل کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

......حضرت اقدس مسیح موعود (دین) کی اُن اصل اور سچی تعلیمات کو آشکار کرنے کے لئے تشریف لائے جو کہ وقت گزرنے کے باعث خراب اور آلودہ ہو چکی تھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے بڑے واضح رنگ میں فرمایا کہ ان کے آنے کا مقصد اس دوری کو ختم کرنا ہے جو انسان اور خدا کے تعلق میں حائل ہو چکی ہے۔ آپ بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والا راستہ دکھانے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت اقدس مسیح موعود نے یہ بھی فرمایا کہ ان کے بھیجے جانے کا ایک اور مقصد تمام مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہے۔ آپ کو تمام مذاہب کے ماننے والوں کے مابین مفاہمت پیدا کرنے کے لئے بھیجا گیا تا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ حقیقی پیار اور محبت کی روح قائم کرتے ہوئے مل جل کر رہ سکیں۔ ہماری جماعت کے بانی نے یہ بھی فرمایا کہ ان کے بھیجے جانے کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد بنی نوع انسان کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانا ہے۔ مختصر یہ کہ آپ نے فرمایا کہ آپ ایک ایسا معاشرہ قائم کرنے آئے ہیں جہاں تمام لوگ ایک دوسرے کے جائز حقوق ادا کرتے ہوں۔ تو یہ وہ مقاصد ہیں جس کے لئے احمدیہ جماعت کی بنیاد رکھی گئی۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے جماعت احمدیہ (بیوت) تعمیر کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

احمدی یہ خواہش اور یقین رکھتے ہیں کہ (بیت) میں آ کر عبادت کرنے سے وہ خدا کا قرب حاصل کریں گے اور ان لوگوں میں شامل ہوں گے جو خدا کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ یقیناً بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے اہم ترین احکامات میں سے ایک ہے۔ اور اس حوالہ سے اب میں قرآنِ کریم کی تعلیمات سے چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

(دین حق) کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے بعد تمہارے والدین ہیں جنہوں نے تمہیں سب سے زیادہ سہارا دیا اور تمہاری پرورش کی، اس لئے تمہیں لازم ہے کہ ان سے انتہائی پیار اور محبت کا سلوک کرو۔ جب وہ بوڑھے ہو جائیں تو یہ ان کے بچوں کی ذمہ داری ہے کہ ان کا خیال رکھیں اور ان کی ضروریات پوری کریں۔ (دین حق) یہ بھی تعلیم دیتا ہے کہ اگر تمہارے والدین بوڑھے ہیں اور کمزوری یا بیماری کے باعث وہ تم سے سختی سے بولیں تو تمہیں زیب نہیں ہے کہ تم ان کی کسی بھی طور سرزنش کرو۔ تمہیں ان سے ادنیٰ سی خفگی کا بھی اظہار نہیں کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مزید قرآن کریم نے (مومنوں) کی توجہ انسانیت کے حقوق ادا کرنے کی طرف دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ جو بھوکے اور پیاسے ہیں انہیں کھانا پینا مہیا کیا جائے۔ پھر قرآن کریم (مومنوں) کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ یتیموں اور معاشرے کے نادار افراد کا خیال کریں اور ان کی مدد کریں۔ یہی وجہ ہے کہ احمدیہ جماعت ایسے علاقوں میں جہاں قدرتی آفات آتی ہیں معاونت اور امدادی کارروائیوں میں حصہ لینے کے لئے اپنے رضا کار بھیجتی ہے۔ یقیناً بعض غریب ممالک میں خدمت انسانیت کے ہمارے مستقل انتظامات ہیں لیکن ہماری کوششیں صرف ترقی پذیر ممالک تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ ان میں ترقی یافتہ ممالک بھی شامل ہیں۔ چنانچہ امریکہ میں بھی غریب اور پسماندہ علاقوں میں رہنے والوں کو ہم خوراک اور پینے کا پانی مہیا کرتے ہیں۔ ہم کسی بیک گراؤنڈ یا مذہبی امتیاز سے بالا ہو کر یتیموں کی پرورش کرتے ہیں۔ ہم افریقہ کے غریب اور پسماندہ طبقات کی مدد کرنے کے لئے ایسی بہت سی خدمات بجا لا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مزید قرآن کریم بتاتا ہے کہ غریب افراد دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جو سوال کرتے ہیں اور مدد کی درخواست کرتے ہیں، جبکہ دوسری قسم وہ غریب لوگ ہیں جو اپنی تکلیف کے باوجود خاموش رہتے ہیں۔ قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ ان دونوں قسموں کے غریب افراد کی مدد ہونی چاہئے اور ان کے جائز حقوق ادا ہونے چاہئیں۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے متعدد غریب ممالک میں ایسے افراد جنہیں سہولتیں میسر نہیں، اُن کی معاونت کرنے اور انہیں تعلیمی اور طبی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے منصوبہ جات شروع کئے ہیں۔ ان منصوبہ جات کے ذریعے ہر ضرورتمند کو اس کے بیک گراؤنڈ اور مذہب سے بالا ہو کر مدد فراہم کی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص یتیم کو دھتکارتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا اور ان لوگوں کی مدد نہیں کرتا جو غربت کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں، ان کی عبادت کوئی وقعت نہیں رکھتی۔

(سورۂ ماعون آیت 3 تا 5)

پھر قرآن کریم غلامی کی ہر سطح پر مذمت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ غلاموں کو آزاد کرانا چاہئے اور ان کو قید سے آزاد کرانا ایک اعلیٰ نیکی ہے۔

(سورۂ بلد آیت 21 تا 41)

چنانچہ یہ اعتراض کہ اسلام غلامی کی تعلیم دیتا ہے سراسر غلط ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ غلامی کا مکمل خاتمہ ہونا چاہئے۔ ماضی میں غلامی کی خوفناک رسم کافی رائج تھی اور یہ اسلام کا ہی اثر تھا کہ اس رسم کا تدریجی خاتمہ ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کے دور میں بھی غلامی کا رواج ہے لیکن اس کی شکل اور نوعیت تبدیل ہوگئی ہے۔ (دین حق) نے اس جدید طرز کی غلامی سے آزاد ہونے کا بھی طریق سکھایا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے آج بھی ایسے افراد اور قومیں ہیں جو کہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ افراد اور کمزور ممالک کو معاشی طور پر غلام بنایا جا رہا ہے، شدید ضرورتمند قوموں کو غیر منصفانہ شرائط کے ساتھ قرضے لینے پر مجبور کیا جاتا ہے جس کے باعث وہ مایوسی کے چنگل میں جکڑے جاتے ہیں۔ ان غیر منصفانہ شرائط میں ایسی شرائط شامل ہوتی ہیں کہ کسی کمزور ملک کو مجبور کیا جائے کہ وہ کسی مخصوص پالیسی کو اپنائے گا تو قرض دیا جائے گا یا ان ممالک سے مجبوراً ایسے سیاسی فیصلے کرائے جاتے ہیں جو ان کے طویل المدت مفاد میں نہیں ہوتے۔ پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ معاشی طور پر زیرِ نگیں ممالک کی مدد کرنے کے لئے انہیں معاشی امداد، معاونت اور تکنیکی مہارت فراہم کی جاتی ہے، لیکن اکثر اوقات یہ انہیں مزید جکڑنے کا ذریعہ ہی ثابت ہوتا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ یہ تمام وہ طریق ہیں جن کے ذریعہ امیر ممالک غریب اور کمزور ممالک پر دباؤ ڈال سکیں اور انہیں دنیاوی معاملات میں اپنی تابعداری کروانے پر مجبور کر سکیں۔ معاشی امداد، معاونت اور تکنیکی مہارت صرف اس صورت میں فراہم کی جاتی ہے جب مدد حاصل کرنے والا ملک بیان کردہ شرائط اور مطالبات پورے کرنے کی حامی بھرے۔ اور اس طرح مدد کرنے والے ملک کی نسبت محروم ملک اپنی ہی دولت سے کم فائدہ حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

(دین حق) اس قسم کی پابندی اور غلامی کو مسترد کرتا ہے اور اس کی مذمت کرتا ہے۔ (دین

حق) تعلیم دیتا ہے کہ خدا کا حقیقی عبادت گزار، جو اس کے حقوق ادا کرتا ہو، اسے لازماً ہمیشہ لوگوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہوں گے۔

ایک طرف جہاں کوئی (مومن) عبادت کی غرض سے (بیت) آتا ہے، وہاں اس غرض سے بھی (بیت) میں داخل ہونا چاہئے کہ وہ ایسے طریق سوچے اور اختیار کرے کہ کس طور وہ بنی نوع انسان سے اپنی محبت اور شفقت کا اظہار کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احمدیہ جماعت متعدد فلاحی کام کرتی ہے، جن میں چیریٹی واکس walks بھی شامل ہیں اور بہت سے بیرونی فلاحی اداروں کی بھی مدد کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہماری (بیوت) میں باقاعدگی سے چندہ جات کی تحریک کی جاتی ہے جن میں احمدیوں کو کہا جاتا ہے کہ یتیموں اور شدید ضرورتمند افراد کی مدد کے لئے مالی قربانی کی جائے۔ اگر (بیت) خدمت انسانیت کا یہ مقصد پورا کر رہی ہے تو تبھی وہ اپنی حقیقی غرض و غایت پوری کر رہی ہوگی۔ تاہم اگر وہ اس مقصد میں ناکام ہو جاتی ہے تو قرآن کریم ایسی (بیت) کو ہدایت سے خالی قرار دیتا ہے۔ قرآن کریم میں ایک ایسی مسجد کا بھی ذکر ہے جو فتنہ و فساد کا باعث بنی تھی۔ اس کو تعمیر کرنے والے اور اس میں داخل ہونے والے ایسے لوگ تھے جو دنیا میں فساد اور تصادم کا باعث تھے اور اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو حکم دیا کہ اس مسجد کو منہدم کر دیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں نے آپ سب کو مختصراً (بیت) کا مقصد اور اس کی اہمیت بتائی ہے۔ احمدیہ جماعت کی 125 سالہ تاریخ ثابت کرتی ہے کہ جہاں کہیں بھی دنیا میں ہماری (بیوت) بنی ہیں، وہ صرف اچھائی اور نیک مقاصد کے لئے استعمال ہوئی ہیں۔ کبھی بھی ہماری (بیوت) سے فتنہ و فساد پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی کبھی ایسی آواز بلند ہوئی ہے جس میں ملک سے بے وفائی جھلکتی ہو۔ ایک سچے (مومن) کے لئے جو (بیت) میں خدا کی عبادت کے لئے آتا ہے، یہ ناممکن ہے کہ کبھی بھی اپنے ملک سے بے وفائی کا ثبوت دے کیونکہ نبی اکرم حضرت محمد ﷺ نے یہ تعلیم دی ہے کہ اپنے ملک سے محبت ایمان کا لازمی حصہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح یہ (بیت) جو کہ یہاں بسنے والے احمدیوں کی، جو تعداد میں بہت کم ہیں، بڑی مالی قربانیوں سے بنی ہے، یہ بہت سے مقاصد کے لئے تعمیر کی گئی ہے۔ یہ اس لئے تعمیر کی گئی ہے کہ احمدی اکٹھے ہو کر خدا کی عبادت کر سکیں۔ یہ اس لئے تعمیر کی گئی ہے کہ وہ یہاں اکٹھے ہو کر لوگوں کے حقوق ادا کرنے اور انسانیت کی خدمت کے پروگرام ترتیب دے سکیں اور یہ اس لئے تعمیر کی گئی ہے کہ وہ یہاں اکٹھے ہو کر خدا کے حضور دعا کریں کہ وہ اپنی قوم سے محبت اور وفا کے معیار میں مزید بڑھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس کے بعد میں اب دنیا کی موجودہ حالت پر بھی کچھ کہنا چاہوں گا۔ آج عالمی جنگ کے چھڑ جانے کا بہت خطرہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض ممالک اور حکومتیں اپنی عوام کے حقوق ادا نہیں کر رہیں اور مقابل پر عوام بھی اپنے لیڈروں اور حکومتوں کے حق ادا نہیں کر رہے۔ نہ ہی اہم طاقتیں عالمی سطح پر انصاف پر مبنی فیصلے لے رہی ہیں اور نہ ہی چھوٹے ممالک اپنی ذمہ داریاں سمجھ رہے ہیں۔ لہٰذا ہر سطح کے ہر دھارے پر، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی بجائے ایک دوسرے کے حقوق تلف کئے جا رہے ہیں اور یہ دنیا کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح میں آپ سب سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے اپنے دائرہ کار میں آپ اپنے سیاستدانوں اور حکمرانوں کو فوری امن قائم کرنے کی طرف توجہ دلائیں تا کہ دنیا ایک عظیم تباہی سے بچ جائے۔ میری دعا ہے کہ دنیا اپنے خالق کو پہچان لے اور اس کے غضب اور سزا کا موجب ہونے کی بجائے اس کی رحمت اور پیار حاصل کرنے والی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آخر پر میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے وقت نکالا اور ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔ اللہ آپ سب پر فضل کرے۔

حضور انور کا یہ خطاب سوا بارہ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔

مہمانوں سے ملاقات

کھانے کے بعد مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس آ کر حضور انور سے ملتے رہے، شرف مصافحہ حاصل کرتے، حضور انور ان سے گفتگو فرماتے اور مہمان درخواست کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنواتے۔

ماؤری قبیلہ کے جو مہمان آئے تھے ان سبھی نے اپنے قبیلہ کی روایت کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ناک سے اپنا ناک ملایا۔

بعد ازاں ماؤری بادشاہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے داخلی حصہ میں تشریف لے گئے جہاں ماؤری بادشاہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی اور اپنی روایت کے مطابق ناک سے ناک لگا کر حضور انور سے ملے اور تصویر بنوائی۔ اخبارات کے جرنلسٹ اس موقع پر موجود تھے جنہوں نے موقع پر تصاویر بنائیں اور اگلے روز اخبار Sunday Star Times نے اپنے فرنٹ پیج پر بڑے سائز میں یہ تصویر شائع کی۔

اخباری انٹرویو

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں اخبار Sunday Star Times کے جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے پہلے سے موجود تھے۔

جرنلسٹ نے ماؤری زبان میں قرآن کریم کے شائع ہونے والے ترجمہ کے بارہ میں سوال کیا کہ اس ترجمہ کا کیا مقصد ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ہمارا مقصد یہ ہے کہ تمام دنیا میں قرآن کریم کا پیغام دیں۔ قرآن کریم کا متن عربی زبان میں ہے اور لوگ عربی زبان نہیں جانتے۔ اس لئے ہم دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کر رہے ہیں۔ اب تک دنیا کی 72 مختلف زبانوں میں شائع کر چکے ہیں۔ قبل ازیں دنیا کی سو سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کی منتخبہ آیات کے تراجم شائع کئے گئے تھے جن میں ماؤری ترجمہ بھی شامل تھا۔ اب ہم نے پورے قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا ہے۔

ہم نے افریقہ کی بھی بعض لوکل زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے ہیں۔ یہ ہمارا ایک روٹین کا پروسیجر ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ماؤری لوگوں میں سے ایک دو نے (دین) قبول کیا ہے۔ میں انہیں جانتا ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم شریعت کی آخری کتاب ہے جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی، ہم جو (دین) کی اصل اور حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہیں اور جو پیغام دیتے ہیں وہ قرآن کریم کے مطابق ہوتا ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ہم صحیح راستہ پر ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا کہ اندھیرا زمانہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ ایک مصلح کو مبعوث فرمائے گا۔ ایک ریفارمر آئے گا اور اس کا ٹائٹل مسیح اور مہدی کا ہوگا اور قرآن کریم کی تعلیم کو، (دین) کی اصلی اور حقیقی تعلیم کو آگے بڑھائے گا (دین) کی اصلی تعلیم پیش کرے گا۔

ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق وہ آنے والا مسیح اور مہدی ان تمام نشانات کے ساتھ آیا جو آنحضرت ﷺ نے اس کے آنے کے متعلق بیان فرمائے تھے۔

آنحضرت ﷺ نے اس آنے والے مسیح اور مہدی کی صداقت کے لئے جو نشانات بیان فرمائے تھے ان میں سے ایک نشان رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کا اس کی معین تاریخوں میں گہنایا جانا تھا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق جب آپ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا اور باقاعدہ جماعت احمدیہ کے قیام کی بنیاد ڈالی تو آپ کے دعویٰ کے بعد 1894ء میں دنیا کے مشرقی حصہ میں رمضان میں سورج اور چاند کو اس کی معین تاریخوں میں گرہن لگا اور پھر اگلے سال 1895ء میں دنیا کے مغربی حصہ میں رمضان میں ہی سورج اور چاند کو اس کی معین تاریخوں میں گرہن لگا۔ یہ آپ کے دعویٰ کی تصدیق کے لئے ایک خدائی نشان تھا۔

آپ نے فرمایا میں وہی مسیح اور مہدی ہوں جس کے آنے کی خبر آنحضرت ﷺ نے دی تھی اور میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے خالق کو پہچانے اور اپنے خدا کی طرف لوٹے اور ایک انسان دوسرے انسانوں کے حقوق ادا کرے۔ پس ہم اس تعلیم کو، اس پیغام کو آگے پہنچا رہے ہیں۔

جہاد کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:

آنحضرت ﷺ اور آپ کے متبعین نے 13 سال مکہ میں مظالم سہے ہیں۔ پھر جب آپؐ نے مدینہ ہجرت کی تو دشمن نے وہاں پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا اور حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اپنا دفاع کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ جہاد کی اجازت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بناء پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے''۔

(سورۃ الحج آیت 41)

حضور انور نے فرمایا ہم صرف (دین) کا دفاع نہیں کر رہے بلکہ راہب خانوں، گرجوں اور معابد کا بھی دفاع کر رہے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ہم نیوزی لینڈ میں چند سو افراد ہیں۔ ہمیں عبادت کے لئے جگہ کی ضرورت تھی تا کہ نمازیں ادا کر سکیں۔ چنانچہ اس (بیت) کو احمدیوں کے لئے

باقی صفحہ 6 پر

مکرم رانا محمد سلیمان صاحب

حضرت پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی

حضرت صوفی پیر افتخار احمد صاحب کا شمار حضرت مسیح موعود کے ابتدائی رفقاء میں ہوتا ہے۔ آپ کے خاندان کو تاریخ احمدیت میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ حضرت مسیح موعود نے آپ کو اور آپ کے بھائی حضرت پیر منظور محمد صاحب اور آپ کے والد ماجد حضرت صوفی احمد جان لدھیانوی صاحب کو مع اہل وعیال اپنی کتاب ''انجام آتھم'' کے ضمیمہ میں 313 مخلص رفقاء میں شامل فرمایا ہے اور بعض اور جگہوں پر بھی ذکر ان کا ملتا ہے۔

چنانچہ پیر صاحب کی ہی زبان سے ان کا اپنا اور خاندانی تعارف حاصل کرتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے بغیر میرے کسی حق کے محض اپنے فضل اور رحم سے وجود خلقت عطا فرمایا اور بہت بہت مہربانیاں فرمائیں۔ میرا نام افتخار احمد ہے ''پیر'' کا لفظ اس لئے ہے کہ میرے والد صاحب پیری مریدی کرتے تھے منظور محمد صاحب مصنف یسرنا القرآن میرے حقیقی بھائی ہیں۔ میرا کچھ حال یہ ہے کہ بمقام لدھیانہ 14 شعبان ہجری 1282 بروز سہ شنبہ پیدا ہوا۔ میری والدہ بہت نیک اور نیکوں کی اولاد تھیں ان کی قبر مقبرہ بہشتی قادیان میں ہے اور میرے والد کا نام (صوفی) احمد جان ہے جن کا ذکر حضرت صاحب نے ''ازالہ اوہام'' میں کیا ہے ان کے ساتھ آخر میں میرا بھی ذکر کیا ہے اور علیحدہ بھی تحریر فرمایا ہے اور دعا بھی دی ہے۔

(افتخار الحق یا انعامات خداوند کریم، صفحہ 6)

چنانچہ پیر صاحب نے دینی تعلیم حاصل کی اور آپ کے والد محترم نے دینی تعلیم و تربیت میں خوب کوشش کی آپ نے کسی قدر دنیوی تعلیم سکول سے بھی حاصل کی۔ پھر جب براہین احمدیہ چھپی تو آپ کے والد صاحب کو حضرت مسیح موعود کا تعارف ہوا اور اس کے بعد آپ کے والد صاحب کو حضرت مسیح موعود سے عقیدت اور محبت ہوگئی اس زمانہ میں حضرت صاحب کے دعویٰ مجددیت کو قبول کر لیا اور لوگوں کو بتاتے رہے کہ امام زمان دنیا میں ظاہر ہوگیا ہے جب کوئی آپ کے پاس مرید ہونے کے لئے آتا تو آپ اسے کہتے سورج نکل آیا ہے اب تاروں کی ضرورت نہیں۔

(افتخار الحق۔ انعامات خداوندی، صفحہ 7)

پھر آپ کے والد صاحب نے حضرت صاحب کی تائید میں ایک طویل اشتہار بھی شائع کیا جس میں ایک شعر کچھ اس طرح ہے۔

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

حالانکہ اس وقت حضرت مسیح موعود کا دعویٰ بھی نہیں تھا اور پھر جب حضرت پیر افتخار صاحب 20 سال کے ہوئے ان کے والد صاحب حضرت صاحب کی اجازت سے حج پر تشریف لے گئے اور پیر صاحب کو بھی ساتھ لے گئے اور دیگر مرید بھی ساتھ تھے۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''9 ذی الحجہ عرصہ کا دن مجھے یاد ہے جب میرے والد عرفات کے میدان میں وہ خط ہاتھ میں لے کر کھڑے ہو گئے (جو حضرت مسیح موعود نے دعائیہ خط دیا تھا) ہم 20-22 خدام پیچھے کھڑے تھے والد صاحب نے فرمایا کہ میں یہ خط پڑھتا ہوں تم سب آمین کہتے جاؤ۔ چنانچہ آپ نے پڑھا اور ہم نے آمین کہی۔

(افتخار الحق۔ انعامات خداوندی، صفحہ 7)

حج سے واپس آکر آپ کے والد صاحب کی وفات ہوگئی حج کے بعد صرف 13 دن زندہ رہے لدھیانہ میں گورغریباں میں دفن ہوئے۔

پیر صاحب فرماتے ہیں:

''والد کی وفات کے بعد بتوفیق الٰہی میرا پہلا سفر قادیان شریف کا حضرت بشیر اول کے عقیقہ پر ہوا پھر یہاں کی صحبت مجھے بار بار یہاں لاتی رہی 1892ء کو میں مع عیال قادیان میں آیا سرکاری سکول قادیان میں ملازمت کر لی قریباً 5 سال مدرس رہا پھر مع عیال لدھیانہ گیا اور چند سال وہاں رہا (پھر) بیچ میں سالانہ جلسوں پر آتا جاتا رہا۔ پھر 1901ء کو مع عیال قادیان آیا اور خدا مہربانی سے تا ایں دم یہیں رہا۔

(افتخار الحق۔ انعامات خداوند کریم، صفحہ 8)

پھر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے حضرت صاحب سے اجازت لے کر مجھ کو اپنے ماتحت حضور کے خطوط کی محرری کے کام پر رکھ لیا مسلسل محرری ڈاک کا کام کرتا رہا اور جنوری 1927ء کو بہ سبب قاعدہ شصت سالگی اس ملازمت سے ریٹائر ہوا۔ الحمد للہ افسر مجھ سے ہمیشہ خوش رہے اور بحمد اللہ جہاں تک ہو سکا ان کا ادب اور فرمانبرداری کرتا رہا۔''

(افتخار الحق۔ انعامات خداوند، صفحہ 8)

آپ کو حضرت مسیح موعود کے پیچھے نماز پڑھنے کا شرف ایک دفعہ ابتدائی زمانہ میں نصیب ہوا پھر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پیچھے بھی نمازیں پڑھیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اقتداء میں بھی نمازیں ادا کیں۔

(افتخار الحق۔ انعامات خداوند صفحہ 446-447)

حضرت پیر افتخار احمد صاحب کو ابتدائی زیارت حضرت مسیح موعود اور پہلی ملاقات اس وقت نصیب ہوئی تھی جب حضور 1884ء میں تین دن کے لئے لدھیانہ تشریف لے گئے تھے۔ چنانچہ خود اپنے الفاظ میں پیر صاحب فرماتے ہیں۔

''میرے والد صاحب کو اور میرے بھائی منظور محمد صاحب کو اور مجھ کو حضرت کی ابتدائی زیارت اس وقت ہوئی جبکہ حضور 1884ء میں سب سے پہلے تین دن کے لئے لدھیانہ تشریف لے گئے تھے۔ میرے والد صاحب اور میرے بھائی اور میں اور سب احباب حضور کے استقبال کے لئے سٹیشن پر گئے تھے۔ حضور کی پہلی زیارت سٹیشن پر ہوئی۔'' (رجسٹر روایات نمبر 7 صفحہ 1-2)

پھر دوسری دفعہ زیارت بھی لدھیانہ سٹیشن پر ہوئی فرماتے ہیں۔

''حضور تین دن کے بعد لدھیانہ سے تشریف لے گئے اس کے کچھ عرصہ بعد اطلاع ملی کہ حضرت صاحب شادی کے لئے دہلی تشریف لے جائیں گے اور فلاں وقت ریلوے سٹیشن لدھیانہ سے گاڑی گزرے گی والد اور لدھیانہ کے احباب پہلے سے سٹیشن پر جا پہنچے۔ میں بھی والد صاحب کے ساتھ تھا جتنی دیر گاڑی کھڑی رہی حضور پلیٹ فارم پر ٹھہرے رہے حضور کے ساتھ دو احباب ساتھ آئے تھے میرے خیال میں شاید چھ سات ہوں گے۔ حضور اور ساتھی سب اپنے معمولی لباس میں تھے کوئی ایسی علامت نہ تھی جس سے یہ ظاہر ہو سکتا کہ یہ دولہا اور یہ اس کی برات ہے۔''

(رجسٹر روایات نمبر 7، صفحہ 2)

پھر آپ کے والد صاحب کی وفات کے بعد حضور نے لدھیانہ تشریف لا کر آپ سے اور آپ کے بھائی سے تعزیت فرمائی۔ جس کے متعلق آپ مزید فرماتے ہیں۔

''پھر حضور نے مع حاضرین دعا فرمائی اور حضور نے قرآن شریف کی یہ آیت ...... پڑھ کر فرمایا کہ ان دونوں بچوں پر مہربانی کرنے کی یہ وجہ تھی کہ ان کا باپ صالح تھا۔ ہم بھی اپنے باپ کے دو ہی لڑکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر بھی فضل فرمائے۔'' (آمین) (رجسٹر روایات نمبر 7 صفحہ 3-4)

پھر آپ کے خاندان پر حضور کی ایک اور مہربانی 23 مارچ 1889ء کو ہوئی اور حضرت مسیح موعود نے پہلی بیعت کے لئے حضرت صوفی احمد جان کا مکان جس میں کبھی آپ بھی رہائش رکھتے تھے انتخاب فرمایا۔ جو سلسلہ کے لٹریچر میں دارالبیعت کے نام سے مشہور ہے۔ اور قیامت تک کے لئے بابرکت ہوگیا۔

پھر آپ کو ایک یہ بھی امتیازی سعادت نصیب ہوئی کہ جب حضرت مسیح موعود نے آپ کے والد صاحب کو وہ چٹھی جس میں درد انگیز دعا تحریر فرمائی گئی تھی دی اور فرمایا تھا کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت نصیب ہو تو پڑھ دیں اور پیچھے آمین کہنے والوں میں صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب بھی شامل تھے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

''آپ کے پیچھے (صوفی احمد جان) اس وقت ان کے 20-22 خدام اور عقیدت مند تھے جن میں حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب مربی ایران، حضرت خان صاحب، محمد امیر خان صاحب اور حضرت قاضی زین العابدین صاحب سرہندی اور حضرت صوفی صاحب کے فرزند حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب بھی شامل تھے۔''

(تاریخ احمدیت جلد 1، صفحہ نمبر 264 تا 265)

حضرت پیر افتخار احمد صاحب نے 8 جنوری 1951ء میں 86 سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ ط (الفضل 11 جنوری 1951ء)

حضرت مسیح موعود ان کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

''یہ جوان صالح میرے مخلص اور محبّ صادق حاجی حرمین شریفین منشی احمد جان صاحب مرحوم و مغفور کے خلف رشید ہیں اور بمقتضائے الولد سر لابیہ تمام محاسن اپنے والد بزرگوار کے اپنے اندر جمع رکھتے ہیں۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 539)

خدا کرے کہ ہم پیر صاحب کے محاسن اپنانے والے ہوں۔

بقیہ صفحہ 5 دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تعمیر کیا گیا ہے تاکہ وہ آئیں اور نمازیں ادا کر سکیں اور یہ پلان بنائیں، منصوبہ بنائیں کہ کس طرح انسانیت کی خدمت کرنی ہے۔ (دین) کی صحیح اور حقیقی تعلیمات کو پھیلائیں۔

حضور انور نے فرمایا پہلے ایک ہال تھا جہاں نمازیں پڑھتے تھے۔ اب باقاعدہ (بیت) بن گئی ہے۔ ہال کے باوجود (بیت) کی ضرورت تھی۔ جو باقاعدہ (بیت) کی عمارت ہے وہ بعض ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ (بیت) ایک دن چھوٹی پڑ جائے گی اور یہ ممکن ہے کہ ہمیں نیوزی لینڈ میں مزید (بیوت) تعمیر کرنی پڑیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ہمارا پیغام یہ ہے کہ Love For All Hatred For None کوئی بھی اس پیغام کو رد نہیں کر سکتا۔

یہ انٹرویو ایک بجکر پینتیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت المقیت میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

(جاری ہے)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

خوش قسمت شخص

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر تم میں سے کوئی خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی ۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرہ محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 496)

احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے عطایا جات/صدقات مد امداد نادار مریضاں/ڈویلپمنٹ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم حافظ عبد النور صاحب واقف نو دار العلوم غربی ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میری نانی جان محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب مرحوم ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم احمد عرفان صادق صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے والد صاحب کی بائیں آنکھ کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں 28 نومبر 2013ء کو ہو گیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آپریشن کو کامیاب فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور محض اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم رانا نسیم احمد صاحب ولد مکرم رانا سیف الرحمٰن صاحب دار الیمن وسطی سلام ربوہ کی ٹانگ موٹر سائیکل سے گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ ٹانگ پر پلستر کر دیا گیا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم مشتاق احمد صاحب دار الصدر شمالی ہدیٰ ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ نسرین اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب ایڈووکیٹ کا گزشتہ دنوں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں دل کی جھلی کا خدا کے فضل سے کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل وکرم سے موصوفہ کو آپریشن کے بعد کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نیز میری بھتیجی مکرمہ روبینہ منور صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منور احمد صاحب بشیر آباد ربوہ حال مقیم لندن گزشتہ کچھ عرصہ سے مثانہ کے کینسر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کا ایک میجر آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے اس کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا کہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ناصر احمد صاحب نصیر آباد سلطان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم سلطان احمد شاہد صاحب ولد مکرم تاج دین صاحب شالا مار ٹاؤن لاہور مختصر علالت کے بعد مورخہ 23 نومبر 2013ء کو بعمر 76 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اسی روز شام 4 بجے احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر میں مکرم منیر احمد کریم صاحب مربی سلسلہ نصیر آباد نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین مکمل ہونے کے بعد مکرم اسلام احمد شمس صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ موصوف بہت سی خوبیوں کے مالک تھے خوش مزاج، ہنس مکھ، خوش مزاج، نمازوں کے پابند ، غرباء کے ہمدرد، خلافت سے وابستگی اور خلافت سے دلی لگاؤ رکھنے والے تھے۔ دوران ملازمت حسن اخلاق ، محنت اور دیانت داری کی وجہ سے نام کمایا۔ جماعتی تحریک میں حصہ لینے والے تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ کی تنظیم میں مختلف شعبہ جات میں خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ وفات کے وقت بطور زعیم انصار اللہ حلقہ سراج پورہ شالا مار ٹاؤن میں خدمت سلسلہ بجالا رہے تھے مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے ،نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں ۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حامی و ناصر ہو۔ آمین

مستحق طلبہ کی امداد

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اِقْرَأ .... کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا۔“ آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا، یہاں تک فرما دیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے، پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

آپ کے عاشق صادق سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ

”میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔۔۔“

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا

”اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔“

(خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

”اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، مجھے بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے“

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا

”طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلباء اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔“

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کے لئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کیلئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ ”امداد طلبہ“ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی جاتی سالانہ داخلہ جات ، ماہوار ٹیوشن فیس ، درسی کتب کی فراہمی، فوٹو کاپی، مقالہ جات کی اشاعت اور دیگر تعلیمی ضروریات حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

حکومتی ادارہ جات

1۔ پرائمری وسیکنڈری 4 سے 5 ہزار روپے تک

2۔ کالج لیول 8 سے 12 ہزار روپے تک

3۔ ایم ایس سی وپیشہ ور ادارہ جات پچاس ہزار سے ایک لاکھ سے تک

پرائیویٹ ادارہ جات

1۔ پرائمری وسیکنڈری 15 ہزار روپے سالانہ سے 20 ہزار روپے تک

2۔ کالج لیول 30 ہزار روپے سالانہ سے 50 ہزار روپے تک

3۔ ایم ایس سی وپیشہ ور ادارہ جات 2 لاکھ سے 4 لاکھ روپے تک

اپنے عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد ”امداد طلبہ“ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون: 0092 47 6215 448

موبائل: 0092 332 7079462

0092 333 6706649

E-mail: ntaleem@gmail.com

URL: www.nazarattaleem.org

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

7 دسمبر 2013ء

1:30 am دینی وفقہی مسائل
2:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6 دسمبر 2013ء
3:20 am راہ ہدیٰ
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:35 am یسرنا القرآن
6:05 am حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6 دسمبر 2013ء
8:20 am راہ ہدیٰ
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am الترتیل
12:05 pm حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے لجنہ جلسہ گاہ سے 31 جولائی 2010ء
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm سٹوری ٹائم
2:00 pm سوال وجواب 8 دسمبر 1996ء
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 6 دسمبر 2013ء
5:15 pm تلاوت قرآن کریم
5:30 pm الترتیل
6:00 pm انتخاب سخن
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:05 pm گلشن وقف نو 7 ستمبر 2013ء
9:00 pm راہ ہدیٰ Live
10:30 pm الترتیل
11:05 pm عالمی خبریں
11:30 pm الحوار المباشر Live

8 دسمبر 2013ء

1:30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am راہ ہدیٰ
3:35 am سٹوری ٹائم
4:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6 دسمبر 2013ء
5:10 am عالمی خبریں
5:25 am تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:55 am الترتیل
6:25 am گلشن وقف نو
7:25 am سٹوری ٹائم
7:50 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6 دسمبر 2013ء
9:00 am جمہوریت سے انتہا پسندی تک۔ مذاکرہ
9:55 am لقاء مع العرب
11:05 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am یسرنا القرآن
12:05 pm گلشن وقف نو 24 اپریل 2011ء
1:10 pm فیتھ میٹرز
2:15 pm سوال وجواب 3 مئی 1985ء
3:05 pm انڈونیشین سروس
4:10 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 13 اپریل 2012ء
5:10 pm تلاوت قرآن کریم
5:35 pm یسرنا القرآن 6 دسمبر 2013ء
7:05 pm بنگلہ پروگرام
8:10 pm گلشن وقف نو
9:15 pm رفقائے احمد
9:55 pm کڈز ٹائم
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:30 pm الحوار المباشر Live

9 دسمبر 2013ء

1:40 am فوڈ فار تھاٹ
2:15 am ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
3:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6 دسمبر 2013ء
4:10 am سوال وجواب
5:00 am عالمی خبریں
5:15 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 am یسرنا القرآن
6:15 am گلشن وقف نو
7:10 am فوڈ فار تھاٹ
7:45 am خطبہ جمعہ فرمودہ 29 نومبر 2013ء
8:50 am ریئل ٹاک
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am الترتیل
12:00 pm گلشن وقف نو
1:00 pm بین الاقوامی خبریں
1:35 pm تاریخی حقائق۔ مذاکرہ
2:00 pm فرنچ سروس
3:05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 20 ستمبر 2013ء (بنگلہ ترجمہ)
3:55 pm Marvellous Marble ڈاکومنٹری
4:35 pm سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 pm تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm الترتیل
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 15 فروری 2008ء
7:00 pm بنگلہ سروس
8:05 pm Marvellous Marble ڈاکومنٹری
8:45 pm سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm راہ ہدیٰ
10:30 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:25 pm گلشن وقف نو

10 دسمبر 2013ء

12:25 am ریئل ٹاک
1:30 am راہ ہدیٰ
2:05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 15 فروری 2008ء
4:00 am Marvellous Marble ڈاکومنٹری
4:40 am آداب زندگی
5:20 am عالمی خبریں
5:35 am تلاوت قرآن کریم
5:50 am الترتیل
6:20 am گلشن وقف نو
7:25 am کڈز ٹائم
7:55 am خطبہ جمعہ فرمودہ 15 فروری 2008ء
8:55 am تاریخی حقائق۔ مذاکرہ
9:25 am آداب زندگی
10:00 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
11:55 am گلشن وقف نو
12:45 pm خلافت خامسہ کا دس سالہ بابرکت دور
1:35 pm آسٹریلین سروس
2:00 pm سوال وجواب 3 مئی 1985ء
2:50 pm ہماری تعلیم
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 6 دسمبر 2013ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm یسرنا القرآن
6:00 pm ریئل ٹاک
7:00 pm بنگلہ سروس
8:00 pm سپینش سروس
8:45 pm Career Planning
9:30 pm خلافت خامسہ کا دس سالہ بابرکت دور
10:15 pm نور مصطفویٰ
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:30 pm گلشن وقف نو

11 دسمبر 2013ء

12:30 am خطبہ جمعہ فرمودہ 6 دسمبر 2013ء
1:35 am ہماری تعلیم
2:00 am جمہوریت سے انتہا پسندی تک
2:55 am آسٹریلین سروس
3:20 am خلافت خامسہ کا دس سالہ بابرکت دور
4:15 am سوال وجواب
5:00 am عالمی خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 2۔دسمبر

طلوع فجر	5:24
طلوع آفتاب	6:49
زوال آفتاب	11:58
غروب آفتاب	5:06

5:20 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am یسرنا القرآن
6:15 am گلشن وقف نو
7:05 am ہماری تعلیم
7:15 am نور مصطفویٰ
7:30 am خلافت خامسہ کا دس سالہ بابرکت دور
8:30 am آسٹریلین سروس
9:00 am Career Planning
9:55 am لقاء مع العرب
11:05 am تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am الترتیل
12:00 pm خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یوکے یکم اگست 2010ء
1:30 pm ریئل ٹاک
2:30 pm سوال وجواب
3:20 pm انڈونیشین سروس
4:20 pm سواحیلی سروس
5:35 pm تلاوت قرآن کریم
5:40 pm الترتیل
6:05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2008ء
7:00 pm Shotter Shondhane
8:05 pm دینی وفقہی مسائل
8:40 pm آخری زمانہ کی علامات
9:40 pm فیتھ میٹرز
10:45 pm عالمی خبریں
11:30 pm جلسہ سالانہ یوکے 2010ء

DUSK
The Chinese Cuisine
Order for Chinese Food
Takeaway & Home Delivery
Just Call (Tariq)0323-5753875
Rabwah

MULTICOLOR
INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 920321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorint.com

FR-10